بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل کتاب سے متعلق بعض احکام

مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی

شائع کردہ

جامعہ ربانی منورواشریف،سمستی پور

نکاح دنیا میں انسانوں کے درمیان ہونے والا سب سے اہم معاملہ ہے جس سے انسانیت کی بقاوابستہ ہے، اسی لئے شریعت نے اس کے لئے بہت سی ہدایات دی ہیں جن کی روشنی میں خوشگوار ازدواجی زندگی گذاری جاسکتی ہے، اور ایک بہتر نسل کی تعمیر ہوسکتی ہے۔

اسلام نے مسلمان مردوں کے لئے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے، جب کہ اہل کتاب اسلامی عقیدہ کے مطابق غیر مسلم ہیں، وہ نہ قرآن کو مانتے ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو، بلکہ بہت سے مشرکانہ عقائد بھی رکھتے ہیں، عہد نبوی کے اہل کتاب بھی اسی قسم کے تھے، البتہ نفس مذہب، خدا، رسالت و نبوت، آخرت جنت و جہنم وغیرہ پر وہ یقین رکھتے ہیں، اور ایک ثابت شدہ آسمانی کتاب مذہبی دستور العمل کے طور پر ان کے پاس موجود ہے ۔۔۔۔اہل کتاب سے نکاح کا معاملہ گو کہ دستور اسلامی کا حصہ ہے لیکن محدود سماجی تعلقات یا آمد ورفت کے محدود وسائل کی بنا پر اس طرح کے بین مذاہب نکاح پہلے کم ہوتے تھے، لیکن جب سے دنیا سمٹ کر ایک مستویٰ پر آگئی ہے، اور بین الاقوامی تعلقات میں وسعت پیدا ہوئی ہے، اس کے نتیجہ میں ایسے

ملکوں اور علاقوں میں جہاں کثیر مذہبی معاشرہ کا غلبہ ہے اہل کتاب سے نکاح کا رجحان بڑھا ہے، بلکہ کچھ لوگوں کی یہ بھی خواہش ہے کہ دیگر مذاہب واقوام کو بھی کسی نہ کسی عنوان سے اہل کتاب کے دائرے میں لا کر نکاح کا دائرہ ان تک بھی وسیع کر دیا جائے، اس لئے ضرورت ہے کہ بنیادی قانونی اور تفسیری مآخذ سے اہل کتاب کے مفہوم ومعیار کا تعین کیا جائے، فقہ اکیڈمی کا سوالنامہ بھی اسی پس منظر میں ہے:

(۱) اہل کتاب سے مراد فقہاء کے نزدیک وہ غیر مسلم ہیں جو کسی دین سماوی پر اعتقاد رکھتے ہوں اور ان کے پاس کوئی نازل شدہ آسمانی کتاب بھی موجود ہو، مثلاً توارات، انجیل، زبور، صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ وغیرہ، خواہ ان کا عقیدہ وعمل بگڑ چکا ہو، اس تعریف کے مطابق جو قومیں اپنے مذہب کے آسمانی ہونے کی مدعی ہیں لیکن ان کے پاس کوئی منزل آسمانی کتاب موجود نہیں ہے، وہ اہل کتاب کے مصداق نہیں ہیں، اسی طرح کسی کتاب کے آسمانی ہونے کے لئے اس کا ثابت شدہ ہونا ضروری ہے، محض دعوی کافی نہیں، اور نہ قرائن پر کلی اعتماد کیا جاسکتا ہے، ابن عابدین لکھتے ہیں:

في النهر عن الزيلعي واعلم أن من اعتقد دينا سماويا وله كتاب منزل كصحف إبراهيم وشيت وزبور داود فهو من أهل

الكتاب فتجوز مناكحتهم وأكل ذبائحهم قوله (على المذهب)
أي خلافا لما في المستصفى من تقييد الحل بأن لا يعتقدوا ذلك
ويوافقه ما في مبسوط شيخ الإسلام يجب أن لا يأكلوا ذبائح أهل
الكتاب إذا اعتقدوا أن المسيح إله وأن عزيرا إله ولا يتزوجوا
نساءهم قيل وعليه الفتوى ولكن بالنظر إلى الدليل ينبغي أنه يجوز
الأكل والتزوج اه قال في البحر وحاصله أن المذهب الإطلاق لما
ذكر شمس الأئمة في المبسوط من أن ذبيحة النصراني حلال مطلقا
سواء قال بثالث ثلاثة أو لإطلاق الكتاب هنا والدليل ورجحه في
فتح القدير بأن القائل بذلك طائفتان من اليهود والنصارى انقرضوا
لأكلهم مع أن مطلق لفظ الشرك إذا ذكر في لسان الشرع
لاينصرف إلى أهل الكتاب وإن صح لغة في طائفة أو طوائف لما
عهد من إرادته به من عبد مع الله تعالى غيره ممن لا يدعي اتباع نبي
وكتاب إلى آخر ما ذكره اه قوله (وفي النهر الخ) مأخوذ من
الفتح حيث قال وأما المعتزلة فمقتضى الوجه حل مناكحتهم لأن
الحق عدم تكفير أهل القبلة وإن وقع إلزاما في المباحث بخلاف من
خالف القواطع المعلومة بالضرورة من الدين مثل القائم بقدم العالم
ونفي العلم بالجزئيات على ما صرح به المحققون[1]

---

[1] 1 - حاشية رد المحتار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة

(۲) قرآن کریم میں مختلف اقوام وملل کے ضمن میں صائبین کا بھی ذکر آیا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ [2]

ترجمہ: مسلمان، یہود، صائبین، نصاریٰ اور مجوس اور مشرکین کے درمیان اللہ پاک قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا، بے شک اللہ ہر چیز کے گواہ ہیں۔

صائبین کی تفسیر میں بہت سے اقوال منقول ہیں، بعض لوگوں نے ان کو اہل کتاب ہی کا ایک فرقہ تسلیم کیا ہے۔۔۔۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہودیت اور نصرانیت سے مرکب ایک دین تیار کیا تھا۔۔۔۔کچھ لوگ حضرت نوحؑ اور کچھ حضرت داؤدؑ پر ایمان رکھنے والی جماعت کو اس کا مصداق قرار دیتے ہیں۔۔۔۔کچھ بے دین لوگوں کو صائبین کہتے ہیں۔۔۔۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ قوم حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں پائی جاتی تھی۔۔۔۔کچھ کا

ابن عابدين. ج ٣ ص ٤٦ الناشر دار الفكر للطباعة والنشر. سنة النشر 1421هـ – 2000م. مكان النشر بيروت. عدد الأجزاء 8)

[2] - الحج: 17)

خیال ہے کہ ملوک فارس میں طہورث کے زمانے میں اس کا ظہور ہوا تھا ۔۔۔۔امام رازیؒ وغیرہ نے زیادہ صحیح قول یہ قرار دیا ہے کہ یہ کواکب پرست جماعت ہے، جو ستاروں کی بے پناہ تاثیر کی قائل ہے، وغیرہ [3] زیادہ تر اہل تاریخ کی رائے بھی یہی ہے [4]

یہ فرقہ آج موجود ہے یا نہیں؟ مختلف اقوال ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا ایک فرقہ بطائحہ اب بھی ایران و عراق کے سواحل پر پایا جاتا ہے

---

[3] - روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني ج ١٣ ص ٢٥ المؤلف : شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (المتوفى : 1270هـ) تفسير الفخر الرازي ، المشتهر بالتفسير الكبير و مفاتيح الغيب ج ١١ ص ١٠٤ المؤلف : أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى : 606هـ) تفسير القرآن العظيم ج ٥ ص ٣٠٢المؤلف : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى : 774هـ) المحقق : سامي بن محمد سلامة الناشر : دار طيبة للنشر والتوزيع الطبعة : الثانية 1420هـ - 1999 م عدد الأجزاء : 8 ، الدر المنثور في التأويل بالمأثور المؤلف : عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى : 911هـ)

[4] - المختصر في أخبار البشر ج ١ ص ٥٩ المؤلف : أبو الفداء عماد الدين إسماعيل بن علي (المتوفى : 732هـ)

، [5] واللہ اعلم بالصواب۔

لیکن میرے خیال میں یہ بحث بے موقعہ ہے، کیونکہ اگر ان کا وجود آج متحقق بھی ہو جائے تو ان کا اہل کتاب ہونا متحقق نہیں ہے، اس لئے کہ قرآن کریم میں اہل کتاب کی حیثیت سے ان کا ذکر نہیں آیا ہے، بلکہ مسلمانوں سے مختلف چند ادیان واقوام (یہود نصاریٰ اور مجوس وغیرہ) کے ضمن میں ان کا ذکر آیا ہے، اس لئے ان کا اہل کتاب ہونا ثبوت طلب ہے، جب تک یقین سے ان کا اہل کتاب ہونا ثابت نہ ہو جائے ان پر اہل کتاب کے احکام عائد نہیں ہو سکتے، اور نہ ان کی موجودگی فقہی طور پر زیر بحث آسکتی ہے۔

(۳) موجودہ دور کے عیسائیوں اور یہودیوں کو ان کی لامذہبیت، دین بیزاری اور دہریت کی بناپر ہمارے بہت سے اہل علم نے اہل کتاب کا مصداق قرار نہیں دیاہے، گو کہ عیسائی گھرانوں میں وہ پیدا ہوئے ہوں، اس لئے آج کے عہد تشکیک میں جب تک کسی یہودی یا عیسائی کے تعلق سے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ مذہب اور اپنی آسمانی کتاب پر یقین رکھتا ہے، گو کہ عمل میں کوتاہ ہو اور دوسری شرکیات میں بھی مبتلا ہو اس سے نکاح کی اجازت نہ ہوگی اور نہ اس کا

---

[5] -الموسوعة الميسرة فى الاديان المذاهب العاصرة ج ١ ص ٣١٧ تا ٣٢٥ مطبوعہ الرياض ١٤٠٩ھ۔

ذبیحہ حلال ہوگا، ہمارے بزرگوں میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی[6]، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب[7]، حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی[8] وغیرہ کی یہی رائے ہے، اور میرے خیال میں آج کے دور میں یہ رائے بہت احتیاط پر مبنی ہے۔

(۴) وہ باطل ادیان ومذاہب جو شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایجاد کئے گئے مثلاً قادیانی، بہائی، سکھ وغیرہ جو قرآن کو خدائی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کو نبی برحق تسلیم کرنے کے باوجود دیگر کتابوں یا نبوتوں پر عقیدہ رکھتے ہیں، (ایسی کتابیں اور شخصیات جن کا آسمانی کتاب یا نبی ہونا ثابت نہیں) یہ اہل کتاب کے دائرہ میں نہیں آتے، یہ کافر یا مرتد ہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے، اس لئے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد نہ کوئی نبوت ہے اور نہ کوئی آسمانی کتاب:

وكل دعوة للنبوة بعده فكذب وضلال وغيٌّ وهوى[9]۔

ترجمہ: حضور ﷺ کے بعد دعوی نبوت کفر وضلالت کے سوا کچھ نہیں۔

(۵) قادیانی باتفاق علماء مرتد ہیں، ان پر مرتد کے احکام جاری ہونگے

---

[6] -امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۱۴ ط ادارہ تالیفات اولیا ء ۔

[7] ۔ معارف القرآن ج ص ۔

[8] - فوائد عثمانی تفسیر سورہ مائدۃ ص ۱۴۲ ۔

[9] -عقیدۃ الطحاوی (م ۳۲۱ ھ) ص ۵۲ ط دیوبند)

،اور مرتد کی اولاد کو بھی فقہاء نے والدین کے تابع قرار دیا ہے، البتہ ان کی اولاد کی اولاد کو مرتد کے حکم سے خارج کیا ہے اور ان کو عام پیدائشی کافروں (کافر اصلی) میں شمار کیا ہے، لیکن یہ اہل کتاب کسی حال میں نہیں ہیں، علامہ کاسانیؒ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا حُكْمُ وَلَدِ الْمُرْتَدِّ فَوَلَدُ الْمُرْتَدِّ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ مَوْلُودًا فِي الْإِسْلَامِ ، أَوْ فِي الرِّدَّةِ ، فَإِنْ كَانَ مَوْلُودًا فِي الْإِسْلَامِ ، بِأَنْ وُلِدَ لِلزَّوْجَيْنِ وَلَدٌ وَهُمَا مُسْلِمَانِ ، ثُمَّ ارْتَدَّا لَا يُحْكَمُ بِرِدَّتِهِ مَا دَامَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ ؛ لِأَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ وَأَبَوَاهُ مُسْلِمَانِ فَقَدْ حُكِمَ بِإِسْلَامِهِ تَبَعًا لِأَبَوَيْهِ ، فَلَا يَزُولُ بِرِدَّتِهِمَا لِتَحَوُّلِ التَّبَعِيَّةِ إلَى الدَّارِ ، إذْ الدَّارُ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَصْلُحُ لِإِثْبَاتِ التَّبَعِيَّةِ ابْتِدَاءً عِنْدَ اسْتِتْبَاعِ الْأَبَوَيْنِ ، تَصْلُحُ لِلْإِبْقَاءِ ؛ لِأَنَّهُ أَسْهَلُ مِنْ الِابْتِدَاءِ ، فَمَا دَامَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ يَبْقَى عَلَى حُكْمِ الْإِسْلَامِ ، تَبَعًا لِلدَّارِ ، وَلَوْ لَحِقَ الْمُرْتَدَّانِ بِهَذَا الْوَلَدِ بِدَارِ الْحَرْبِ فَكَبِرَ الْوَلَدُ ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ وَكَبِرَ ، ثُمَّ ظُهِرَ عَلَيْهِمْ أَمَّا حُكْمُ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ فَمَعْلُومٌ ، وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ الْمُرْتَدَّ لَا يُسْتَرَقُّ وَيُقْتَلُ ، وَالْمُرْتَدَّةُ تُسْتَرَقُّ وَلَا تُقْتَلُ وَتُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالْحَبْسِ وَأَمَّا حُكْمُ الْأَوْلَادِ فَوَلَدُ الْأَبِ يُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَلَا يُقْتَلُ ؛ لِأَنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا بِإِسْلَامِ أَبَوَيْهِ تَبَعًا لَهُمَا ، فَلَمَّا بَلَغَ كَافِرًا فَقَدْ ارْتَدَّ

عَنْهُ ، وَالْمُرْتَدُّ يُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، إلَّا أَنَّهُ لَا يُقْتَلُ ؛ لِأَنَّ هَذِهِ رِدَّةٌ حُكْمِيَّةٌ لَا حَقِيقِيَّةٌ لِوُجُودِ الْإِيمَانِ حُكْمًا بِطَرِيقِ التَّبَعِيَّةِ لَا حَقِيقَةً ، فَيُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ لَكِنْ بِالْحَبْسِ لَا بِالسَّيْفِ إثْبَاتًا لِلْحُكْمِ عَلَى قَدْرِ الْعِلَّةِ ، وَلَا يُجْبَرُ وَلَدُ وَلَدِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ ؛ لِأَنَّ وَلَدَ الْوَلَدِ لَا يَتْبَعُ الْجَدَّ فِي الْإِسْلَامِ ، إذْ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَكَانَ الْكُفَّارُ كُلُّهُمْ مُرْتَدِّينَ لِكَوْنِهِمْ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ وَنُوحٍ – عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – فَيَنْبَغِي أَنْ تَجْرِيَ عَلَيْهِمْ أَحْكَامُ أَهْلِ الرِّدَّةِ ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ بِالْإِجْمَاعِ ، وَإِنْ كَانَ مَوْلُودًا فِي الرِّدَّةِ بِأَنْ ارْتَدَّ الزَّوْجَانِ وَلَا وَلَدَ لَهُمَا ، ثُمَّ حَمَلَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا بَعْدَ رِدَّتِهَا ، وَهُمَا مُرْتَدَّانِ عَلَى حَالِهِمَا ، فَهَذَا الْوَلَدُ بِمَنْزِلَةِ أَبَوَيْهِ لَهُ حُكْمُ الرِّدَّةِ ، حَتَّى لَوْ مَاتَ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ ؛ لِأَنَّ الْمُرْتَدَّ لَا يَرِثُ أَحَدًا ، وَلَوْ لَحِقَا بِهَذَا الْوَلَدِ بِدَارِ الْحَرْبِ فَبَلَغَ ، وَوُلِدَ لَهُ أَوْلَادٌ فَبَلَغُوا ، ثُمَّ ظُهِرَ عَلَى الدَّارِ وَسُبُوا جَمِيعًا ، يُجْبَرُ وَلَدُ الْأَبِ وَوَلَدُ وَلَدِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَلَا يُقْتَلُونَ كَذَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ السِّيَرِ وَذَكَرَ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ أَنَّهُ لَا يُجْبَرُ وَلَدُ وَلَدِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ .

(وَجْهُ) مَا ذُكِرَ فِي السِّيَرِ أَنَّ وَلَدَ الْأَبِ تَبَعٌ لِأَبَوَيْهِ ، فَكَانَ مَحْكُومًا بِرِدَّتِهِ تَبَعًا لِأَبَوَيْهِ ، وَوَلَدُ الْوَلَدِ تَبَعٌ لَهُ فَكَانَ مَحْكُومًا بِرِدَّتِهِ تَبَعًا لَهُ ، وَالْمُرْتَدُّ يُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، إلَّا أَنَّهُ لَا يُقْتَلُ ؛ لِأَنَّ هَذِهِ رِدَّةٌ

حُكْمِيَّةٌ فَيُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالْحَبْسِ لَا بِالْقَتْلِ وَجْهُ) الْمَذْكُورِ فِي الْجَامِعِ أَنَّ هَذَا الْوَلَدَ إنَّمَا صَارَ مَحْكُومًا بِرِدَّتِهِ تَبَعًا لِأَبِيهِ ، وَالتَّبَعُ لَا يَسْتَتْبِعُ غَيْرَهُ .

وَأَمَّا حُكْمُ الِاسْتِرْقَاقِ فَذُكِرَ فِي السِّيَرِ أَنَّهُ يُسْتَرَقُّ الْإِنَاثُ وَالذُّكُورُ الصِّغَارُ مِنْ أَوْلَادِهِ ؛ لِأَنَّ أُمَّهُمْ مُرْتَدَّةٌ وَهِيَ تَحْتَمِلُ الِاسْتِرْقَاقَ ، وَالْوَلَدُ كَمَا تَبِعَ الْأُمَّ فِي الرِّقِّ يَتْبَعُهَا فِي احْتِمَالِ الِاسْتِرْقَاقِ .

وَأَمَّا الْكِبَارُ فَلَا يُسْتَرَقُّونَ لِانْقِطَاعِ التَّبَعِيَّةِ بِالْبُلُوغِ ، وَيُجْبَرُونَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَذُكِرَ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ : الْوِلْدَانُ فَيْءٌ أَمَّا الْأَوَّلُ فَلِأَنَّ أُمَّهُ مُرْتَدَّةٌ .

وَأَمَّا الْآخَرُ فَلِأَنَّهُ كَافِرٌ أَصْلِيٌّ ؛ لِأَنَّ تَبَعِيَّةَ الْأَبَوَيْنِ فِي الرِّدَّةِ قَدْ انْقَطَعَتْ بِالْبُلُوغِ ، وَهُوَ كَافِرٌ ، فَكَانَ كَافِرًا أَصْلِيًّا ، فَاحْتَمَلَ الِاسْتِرْقَاقَ وَلَوْ ارْتَدَّتْ[10]

مجمع الانہر میں ہے:

زَوْجَانِ ارْتَدَّا فَلَحِقَا) بِدَارِهِمْ الْأَوْلَى بِالْوَاوِ (فَوَلَدَتْ

---

[10] -(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ج ١٥ ص٤٠٧ تأليف: علاء الدين أبو بكر بن مسعود الكاساني الحنفي 587هـ دار الكتب العلمية – بيروت – لبنان الطبعة الثانية 1406هـ – 1986م)

الْمَرْأَةُ ثُمَّ وُلِدَ لِلْوَلَدِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَالْوَلَدَانِ) أَيْ وَلَدُهُمَا وَوَلَدُ وَلَدِهِمَا (فَيْءٌ) لِأَنَّ الْمُرْتَدَّةَ تُسْتَرَقُّ فَكَذَا وَلَدُهَا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الْأُمَّ (وَيُجْبَرُ الْوَلَدُ) أَيْ وَلَدُهُمَا (عَلَى الْإِسْلَامِ) تَبَعًا لِأَبَوَيْهِ (لَا وَلَدُهُ) أَيْ لَا يُجْبَرُ وَلَدُ الْوَلَدِ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالْإِجْمَاعِ إلَّا فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ فَإِنَّهُ يُجْبَرُ أَيْضًا وَهَذَا بِنَاءً عَلَى أَنَّ وَلَدَ الْوَلَدِ لَا يَتْبَعُ الْجَدَّ فِي الْإِسْلَامِ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَيَتْبَعُهُ فِي رِوَايَةٍ[11]

زیلعیؒ لکھتے ہیں:

فَيَكُونُ حُجَّةً لِأَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ فِي تَوَقُّفِهِمَا فِي أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا تَبِعَهُمَا يُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ كَمَا يُجْبَرَانِ عَلَيْهِ وَلَا يُقْتَلُ تَبَعًا لِأَبِيهِ لِأَنَّهُ كَافِرٌ أَصْلِيٌّ وَلَيْسَ بِمُرْتَدٍّ حَقِيقَةً فَيَكُونُ حُكْمُهُ فِي الْقَتْلِ حُكْمَ الْكَافِرِ الْأَصْلِيِّ وَوَلَدُ الْوَلَدِ يُسْتَرَقُّ وَلَا يُقْتَلُ لِمَا ذَكَرْنَا وَهَلْ يُجْبَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَفِيهِ رِوَايَتَانِ فِي رِوَايَةٍ يُجْبَرُ رَوَاهَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ تَبَعًا لِجَدِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يُجْبَرُ لِأَنَّهُ لَوْ أُجْبِرَ إمَّا أَنْ

---

11 - مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر ج ۲ ص ۴۹۹ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4)

يُجْبَرَ تَبَعًا لِأَبِيهِ وَلَا وَجْهَ لَهُ لِأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَبَعًا لِأَبَوَيْهِ وَالتَّبَعُ لَا يَكُونُ لَهُ تَبَعٌ أَوْ تَبَعًا لِجَدِّهِ وَلَا وَجْهَ لَهُ لِأَنَّ تَبَعِيَّةَ الْآبَاءِ فِي الدِّينِ عَلَى خِلَافِ الْقِيَاسِ وَلَا يُلْحَقُ بِهِ الْجَدُّ وَلَوْ أُلْحِقَ لَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مُسْلِمِينَ تَبَعًا لِآدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَمْ يُوجَدْ فِي ذُرِّيَّتِهِمَا كَافِرٌ غَيْرُ الْمُرْتَدِّ وَأَصْلُ هَاتَيْنِ الرِّوَايَتَيْنِ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّ وَلَدَ الْوَلَدِ يَكُونُ مُسْلِمًا بِإِسْلَامِ جَدِّهِ أَمْ لَا فَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ يَكُونُ مُسْلِمًا فَإِذَا تَبِعَهُ فِي الْإِسْلَامِ تَبِعَهُ فِي الْإِجْبَارِ عَلَيْهِ أَيْضًا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَتْبَعُهُ فِي الْإِسْلَامِ فَكَذَا فِي الْإِجْبَارِ [12]

(٦) اہل کتاب سے نکاح کے تعلق سے فقہاء نے دارالاسلام اور دارالحرب کا جو فرق کیا ہے وہ منصوص نہیں ہے، بلکہ حالات کی بناپر دارالاسلام میں اجازت دی گئی اور دارالحرب میں مکروہ قرار دیا گیا ہے، آج اگر حالات واقعی طور پر بدل جائیں یعنی دارالاسلام میں اہل کتاب سے نکاح زیادہ باعث مضرت و فساد ثابت ہو اور اس کے برعکس غیر مسلم ملکوں میں ان سے نکاح دعوتی مقاصد کو پورا کرنے کا سبب بنے، یا مسلمانوں کے لئے باعث تقویت ہو تو اصول کے مطابق

---

[12] -(تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ٢٩٢ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي. الناشر دار الكتب الإسلامي. سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3

حکم تبدیل ہو جائے گا،اس لئے کہ یہ حکم معلل بالفتنہ ہے ،یعنی مؤمن کی اپنی ذات کے لئے فتنہ یا نسل کے بگڑنے کا اندیشہ وغیرہ،ورنہ اس باب میں بذات خود دارالاسلام اور دارالحرب کا فرق اصل نہیں ہیں، زیلعیؒ لکھتے ہیں:

وَتُكْرَهُ الْكِتَابِيَّةُ الْحَرْبِيَّةُ إجْمَاعًا لِافْتِتَاحِ بَابِ الْفِتْنَةِ مِنْ إمْكَانِ التَّعَلُّقِ الْمُسْتَدْعِي لِلْمُقَامِ مَعَهَا فِي دَارِ الْحَرْبِ ، أَوْ تَعْرِيضِ الْوَلَدِ عَلَى التَّخَلُّقِ بِأَخْلَاقِ أَهْلِ الْكُفْرِ[13]

(۷) قرآن کریم میں کہا گیا ہے کہ اللہ پاک نے ہر قوم میں پیغمبر وہادی بھیجے ہیں، لیکن جب تک یقینی دلائل سے کسی مذہب وکتاب کا من جانب اللہ ہونا ثابت نہ ہو جائے، محض قرائن وآثار کی بنیاد پر حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا ،اس لحاظ سے ہندوستان کے ہندو مشرک ہیں ،اہل کتاب نہیں ، گوکہ ان کے یہاں بعض مماثلتیں اسلامی تعلیمات سے موجود ہیں، مگر یہ صرف قرائن ہیں ،ان کے آسمانی مذہب ہونے کا ثبوت قرآن وحدیث یا معتبر تاریخی ذرائع سے

---

[13] - تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ ج ۲ ص ۱۰۹ المؤلف : عثمان بن علي بن محجن البارعي ، فخر الدين الزيلعي الحنفي (المتوفى : 743 هـ)الحاشية : شهاب الدين أحمد بن محمد بن أحمد بن يونس بن إسماعيل بن يونس الشِّلْبِيُّ (المتوفى : 1021 هـ) الناشر : المطبعة الكبرى الأميرية – بولاق ، القاهرة الطبعة : الأولى ، 1313 هـ

نہیں ملتا، ہمارے بعض بزرگوں مثلا حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ وغیرہ نے بعض آثارو قرائن کی بنیاد پر ہنود کو اہل کتاب میں شمار کئے جانے کا رجحان دیا ہے ،اس موضوع پر ان کا ایک تفصیلی مکتوب شائع شدہ ہے ،جو حضرت مولانا اخلاق حسین قاسمی دہلویؒ کی تحقیق اور حضرت مولانا زید ابوالحسن فاروقی مجددی دہلویؒ کی تعلیق کے ساتھ دہلی سے شائع ہوا ہے ، مگر یقینی ثبوت نہ ہونے کی بنا پر کم از کم نکاح اور ذبیحہ کے مسائل میں اس مکتوب کو سند بنانا مشکل ہے ، مفتی شفیع صاحبؒ نے لکھا ہے کہ اس باب میں احتمالات کا اعتبار نہیں ہے[14]۔

(۸) الف: -عیسائی یا یہودی مشنریز کے جن اسکولوں اور اسپتالوں سے ان کے عقائد کی تشہیر کی جاتی ہو اور ان میں داخلے یا ملازمت سے اسلامی عقیدہ وفکر کے بگڑنے کا اندیشہ ہو ایسے اداروں سے حتی الامکان اجتناب کرنا ضروری ہے ، مسلمانوں کو ایسے اداروں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے ،اس لئے کہ قانون اسلامی کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ مفاسد کا ازالہ مصالح کے حصول سے زیادہ ضروری ہے:

رِعَايَةَ دَرْءِ الْمَفَاسِدِ أَوْلَى مِنْ رِعَايَةِ حُصُولِ الْمَصَالِحِ[15]

---

[14] -معارف القرآن ج ۳ ص ٦١

[15] - أنوار البروق في أنواع الفروق ج ٨ ص ٢٨١ المؤلف : أبو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس المالكي الشهير بالقرافي (المتوفى : 684هـ)

(ب) اہل کتاب خواتین سے عام حالات میں نکاح کرنا بہتر نہیں ہے

،جیسا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کی ان ہدایات سے سمجھ میں آتا ہے جو انہوں نے اپنے حدود مملکت کے عمال کے لئے جاری فرمائے تھے لیکن نکاح کر لینے کے بعد ان کو وہ تمام حقوق زوجیت حاصل ہونگے جو مسلم بیویوں کو حاصل ہوتے ہیں ،ان سے فرار کی گنجائش نہیں ہے ،کتب فقہ میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ آیا ہے:

فتجب(النفقة--- هي الطعام والكسوة والسكنى)للزوجة وهذا ظاهر الرواية----- ولو) كانت (مسلمة أو كافرة أو كبيرة أو صغيرة تطيق الوطئ)[16]

محض غیر مسلم ہونے کی بنا پر طلاق نہیں دی جاسکتی،اس لئے کہ پھر شریعت ان سے نکاح کی اجازت ہی نہ دیتی۔

(ج)یہیں سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ مسلمان شوہر اپنی کتابیہ بیوی کو اسلامی اعمال کے لئے مجبور نہیں کر سکتا اور نہ اس کے مذہبی اعمال و مراسم کی ادائیگی پر پابندی عائد کر سکتا ہے ،اس لئے کہ اسلام اپنے غیر مسلم شہریوں کو

---

[16] - رد المحتار على "الدر المختار : شرح تنوير الابصار"ج ١٣ ص ٧٩ المؤلف : ابن عابدين ، محمد أمين بن عمر (المتوفى : 1252هـ)كذا في **التتارخانية ج ٥ ص ٣٥٨.**

مذہبی آزادی دیتا ہے، قرآن نے اعلان کیا ہے:

لااکراہ فی الدین[17]،

ترجمہ: دین میں کوئی زور زبردستی نہیں۔۔۔

لکم دینکم ولی دین[18] ،

تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے نجران کے عیسائوں کو مسجد نبوی میں ان کے اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی[19] وغیرہ، مذہبی رواداری کی ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔۔۔ پھر گھر کی ممبر غیر مسلم خواتین کو جبر واکراہ کا نشانہ بنانا کیونکر روا ہو سکتا ہے؟ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم۔

اختر امام عادل قاسمی

خادم جامعہ ربانی منورواشریف، سمستی پور بہار

---

[17] -سورہ البقرۃ : ۲۵۶

[18] -سورہ الکافرون :٦

[19] -احکام اہل الذمۃ لابن القیم ج ۱ ص ۳۱٦